اردو زبان

اور ہماری نسلیں

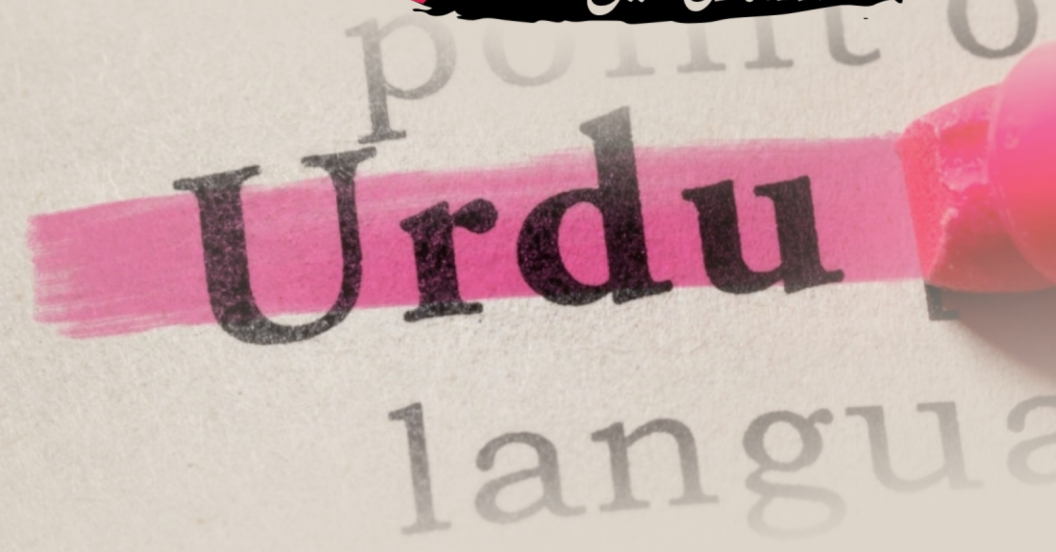

از قلم: کبیر احمد شیخ

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

اردو زبان

اور ہماری نسلیں

از قلم: کبیر احمد شیخ

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تفصیلات

نـــــــــــــــــــام:

اردو زبان اور ہماری نسلیں

ازقـــــلـــــــم:

کبیر احمد شیخ

سَنہ اشـــــاعت:
شوال ۱۴۴۴ھ
APRIL 2023

صـــفحات:
43

OUR DESIGNING PARTNER

PURE SUNNI GRAPHICS

PUBLISHER

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

© 2023 All Rights Reserved.

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

Contents

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں 2
اردو زبان اور ہماری نسلیں 4
اردو کی اہمیت 11
موجودہ دور کے والدین 14
موجودہ دور کے طلباء 20
اردو زبان سے بیزاری 22
اردو سے قطع تعلق کا نتیجہ 23
اردو زبان سے قطع تعلق کے چند نتائج ملاحظہ کریں۔ 24
آخری گذارش 26
ہماری اردو کتابیں: 30

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔

پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا

جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علماے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کرسکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔

اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔ ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جاسکے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروڑوں درود

اردو زبان اور ہماری نسلیں

اردو میری مادری زبان ہے۔ الحمدللہ۔ مجھے اردو سے بے حد پیار ہے۔ یہی میری شناخت اور پہچان ہے۔ اردو نے مجھے صرف کلام کرنا نہیں سکھایا بلکہ مجھے ایک تہذیب اور فکر سے نوازا ہے۔ اردو میری روح میں سما گئی ہے۔ مجھے اردو سے بہت پیار ہے۔

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغؔ
سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

جو شخص جس ماحول اور معاشرے میں پیدا ہوتا ہے اور اس کی پرورش جس ماحول میں ہوتی ہے وہ اُسی کا پیرو کار بنتا ہے اور اُسی فکر و نظریات کا حامی بنتا ہے۔ یہ صرف

اس کے اخلاق اور اعمال تک محدود نہیں بلکہ اس کی زبان پر بھی بہت اثر رکھتا ہے۔ یہاں زبان سے مراد کلام کا کیا جانا ہے یعنی وہ کس زبان میں لوگوں سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اگر پرورش ہی سے گھر میں اُردو کثرت سے بولی جاتی ہے تو وہ بچّہ بھی اردو سے فیض یاب ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اگلا معاملہ یہ ہے کہ اگر ماں باپ اردو میں لکھنے اور لکھانے پر زور دینے والے ہیں تو الحمدللہ اولاد بھی اس نعمت سے مالا مال ہوتی ہے۔ جس گھر میں والدین اردو صرف بولنے تک محدود رہ گئے وہاں سے اردو کے لکھنے کا رواج مُنقطع ہوجاتا ہے اور یہ آنے والی نسلوں کو بھی اردو سے محرومی کا سبب بن جاتا ہے۔

اِس مَسئلہ کے دو رُخ ہیں۔ ایک طرف حکومت کی طرف سے ہر طرح کی سازشیں کی جارہی ہیں کہ کسی بھی طرح اردو کو ختم کیا جائے، وہ اس لیے کہ برصغیر ہندو پاک کے بڑے بڑے ادارے اور مدارس اردو سے گہرے تعلق میں ہیں اور اردو ہی زیادہ تر بولی اور لکھی جاتی ہے، گویا کہ اردو ایک بنیاد ہے جس پر پوری عمارت کھڑی ہے۔ اور یہ لوگ اس عمارت کو کمزور کرنے کے لیے اردو پر حملہ آور ہورہے ہیں۔ دوسری طرف خود ہم لوگ ہیں جو اپنی نسلوں کو اردو سے محروم کرنے پر شدّت کے ساتھ اڑے ہوئے ہیں۔ یہ محرومی کس لیے ہے، کیا ہم نے کبھی اس پر غور کیا؟ جہاں تک مجھ فقیر نے اس بات کو سمجھنے کی کوشش کی، اُس سے بس اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ

اس محرومی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے غیروں کی ہر چیز کو اپنانا شروع کر دیا اور خود کو کھو بیٹھے۔ غور و فکر کرنے والے حضرات کے لیے "غیروں کو اپنالیا" لفظ میں کئی حکمتیں نظر آئیں گی۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جو شخص غور و فکر کرتا ہے اس کے لیے فتح ہے اور جو نہیں کرتا اس کے لیے ہمیشہ کی محرومی ہے، چاہے دین کا معاملہ ہو یا دنیا کا۔ ہم نے ہر چیز میں غیروں کی پیروی کو ہی ترجیح دی، خصوصًا انگریزی زبان کو لوگوں نے اتنا پسند کیا، اتنا پسند کیا کہ اب ہمارے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ گئی کہ صرف اسی زبان کے سہارے ہم اِس دنیا میں کامیابی پا سکتے ہیں اور دوسرا کوئی راستہ نہیں۔ عُموماً دیہات کے لوگوں کے اندر تو یہ بات اتنی خوفناک ہوگئی کہ وہ انگریزی لفظ کا نام سُن کر ہی کانپ جاتے ہیں اور اس کے بغیر اپنے آپ کو ادھورا اور ناکارہ سمجھتے ہیں۔ انگریزی کا دبائو اس قدر لوگوں پر پڑا جس سے لوگ اپنی مادری زبان بھی کھونے پر مجبور ہو گئے۔ فقیر نے ایسے کئی والدین دیکھے ہیں جنھوں نے اپنی نسلوں کو اردو سے محروم کر رکھا ہے۔

اِس موقع پر راحت اندوری صاحب کا ایک پیارا شعر یہاں پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

سمندروں کے سفر میں ہوا چلاتا ہے
جہاز خود نہیں چلتے خُدا چلاتا ہے
یہ لوگ پائوں نہیں ذہن سے اپاہج ہیں

اُدھر چلیں گے جدِھر رہنما چلاتا ہے

الفاظ ان اشعار میں اتنے صاف ہیں جو کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ بے شک ہم لوگ اپاہج ہیں کیونکہ ہمیں کیا کرنا ہے اس کا فیصلہ کوئی غیر کرتا ہے۔ وہ اس لیے کہ ہم نے غیروں کے ہاتھوں اپنی شناخت کھودی۔ ہماری یہ نوبت اس لیے آئی کہ ہم نے زمانے کے ساتھ ساتھ چلنے کی بھاگ دوڑ میں اُس چیز کو پیچھے چھوڑ دیا جو ہمارے لیے بہت اہم تھی اور ہماری اپنی پہچان تھی۔ جی ہاں! ہماری مادری زبان اردو۔ میں اُسی کے بارے میں کلام کر رہا ہوں۔ لوگوں نے صرف اتنا سمجھا کہ یہ بھی ایک عام زبان ہے اور اس کے نہ سیکھنے سے کونسا نقصان ہو جائے گا؟ جو لوگ اس طرح کی سوچ رکھتے ہیں مجھے اُن پر بہت افسوس ہوتا ہے، وہ اس لیے کہ انہوں نے سمجھا ہی نہیں کہ اردو کیا چیز ہے۔

فقیر کی نظر میں اردو کس چیز کا نام ہے ملاحظہ کریں۔

(۱) اردو میری مادری زبان ہے۔

(۲) اردو میرے سانس میں بسنے والی وہ کیفیت ہے جس کے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ جی ہاں سانس کا جسم میں ہونا کئی کیفیات کے ساتھ ہوتا ہے اور انسان کی سانس ہمیشہ ایک طرح نہیں رہتی اور جتنی تبدیلیاں کیفیات میں آتی ہیں اس کا اثر بھی جسم پر پڑتا ہے۔ میری سانسوں کو اردو نے الحمدللہ وہ کیفیت بخشی ہے جسے میں اللہ کی نعمت

سمجھتا ہوں۔

اور اس کیفیت کے بغیر میں اپنی سانس کو سانس ہی نہیں سمجھتا۔ اور جس بدن مین سانس نہیں وہ پھر مردہ ہے یعنی مُردہ دل۔

زندگی زِندہ دِلی کا نام ہے
مُردہ دِل کیا خاک جیا کرتے ہیں

اس شعر میں غالب نے پورے مسئلے کو سمیٹ لیا ہے اور دوٹوک الفاظ میں کہہ دیا کہ دل وہی دل ہوتا ہے جس میں جان ہوتی ہے اور جو دل کیفیات سے خالی ہے وہ مُردہ ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ صرف بدن کے ایک گوشت کے ٹکڑے کو دِل نہیں کہتے بلکہ دل وہی ہے جس میں روحانیت ہے، احساس ہے، جذبہ ہے، کیفیت ہے وغیرہ وغیرہ۔ الحمدللہ! اردو نے مجھے اُس کیفیت سے نوازا ہے۔

(iii) اردو فقط میری مادری زبان نہیں بلکہ یہ میری پہچان ہے اور میرا سرمایہ۔ کسی بھی صورت حال میں مَیں اپنی پہچان کو کھونا نہیں چاہتا، وہ اس لیے کہ جو اپنی پہچان کو کھو دیتا ہے، وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کی زندہ مثال ہندوستان کے موجودہ دور کے حالات ہیں۔ چونکہ مسلمان نے اپنی شناخت اور پہچان کھودی تو باطل شیاطین نے ہم پر ظلم کرنا شروع کر دیا۔ اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اسلام کی تعلیمات کو پڑھیں اور عمل کریں۔ اردو محض ایک زبان نہیں بلکہ ادب ہے۔

اس کے ذریعے ہم اپنی بات دوسروں تک پہنچاتے ہیں، صرف الفاظ کے ذریعے نہیں بلکہ اخلاق و تہذیب کے ذریعے۔ یہ سب باتیں تبھی سمجھ آسکتی ہیں جب ہم اُردو کی اہمیت اور اس کی معرفت کو محسوس کریں گے۔ کیونکہ یہاں زبان کا تعلق دل سے ہے اور یہ دونوں جب تک آپس میں ایک دوسرے سے تعلق میں ہیں تو سمجھیے کہ اس کی معرفت سے دل و دماغ روشن ہو جائیں گے۔ اللہ نے یہ دولت بہت کم لوگوں کو دی ہے کہ انہوں نے نہ صرف اردو کو پڑھا اور سمجھا بلکہ اُس کی معرفت کو بھی محسوس کیا۔

ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے اَزل سے قلندروں کا طریق

(iv) اردو نے ہمیں صرف الفاظ نہیں دیئے بلکہ وہ قوتِ پرواز بھی دی ہے جس سے ہمارے نظریات اور سوچ کو ایک اعلیٰ درجہ نصیب ہوا ہے۔ پرواز کا لغوی معنیٰ ہو تا ہے اُڑان، فخر۔ (فیروز اللغات) اردو نے ہمیں وہ فصاحت و بلاغت اور معرفت عطا فرمائی ہے، جس سے ہم پرواز کی دنیا میں بڑی دور تک اُن چیزوں کو دیکھ سکتے اور محسوس کر سکتے ہیں جس کی دید ہر عام آدمی کو میسر نہیں ہو سکتی۔ اور جس شخص نے اس کو محسوس کیا ہے اس کی زبان سے نکلنے والے کلمات بھی اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ اس کے کلام میں صرف الفاظ نہیں بلکہ معرفت کا ظہور ہے۔ مثال چاہیے تو میرے امام احمد رضا خان فاضل محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کو پڑھ لو۔ اللہ کے عزت کی

قسم! بات ایسے دل میں بیٹھ جائے گی جس کو محسوس بھی کیا جاسکتا ہے۔ اعلیٰ حضرت کے قلم سے جو تحریریں لکھی گئی ہیں وہ کس طرح لوگوں کے دلوں میں اُتر جاتی ہیں، اس کو علامہ اقبال کے اس شعر میں ملاحظہ کریں۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں، طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

اس نعمت کو حاصل کرنے کے لیے تعلیم کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور اساتذہ کی خدمت اور صحبت میں رہ کر اس کی معرفت کے قریب ہونا ہے۔ جن لوگوں نے اپنے آپ کو ایک حد تک روک لیا اُن کی سوچ بھی وہیں رہ گئی اور وہ آگے کی چیزوں کا مشاہدہ نہیں کر سکتے آگے چل کر یوں ہوتا ہے کہ وہ لوگ حقیقت کا انکار کرنا شروع کر دیتے ہیں ان چیزوں کا جن کا انہیں علم نہیں۔ اس بات کو آسانی سے سمجھانے کے لیے ایک چھوٹی سی مثال پیش کرتا ہوں۔ ایک دیہاتی نے کسی شہر کا سفر کیا اور وہاں جاکر دریا کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اب جہاں تک اس کی نظریں پہنچی اُس نے تمام چیزوں کا مشاہدہ کیا۔ یعنی پانی بھی ہے، ریت بھی ہے، لہریں بھی ہیں، جہاز بھی ہے، انسان و حیوانات بھی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اب دوست نے کہا کہ بھائی اس دریا کے آگے ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے، وہ بہت خوب صورت ہے اور اس میں کئی ہزار لوگ بستے ہیں۔ تو دیہاتی نے اس بات کا انکار کر دیا اور کہنے لگا کہ یہ جھوٹ ہے، کیونکہ مجھے تو کچھ نظر نہیں آتا۔ دوست

نے کہا ارے بھائی! میں خود اس جزیرہ میں کئی بار گیا ہوں۔ پھر بھی دیہاتی نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

غور کرنے والی بات یہ ہے کہ دیہاتی کی آنکھیں جس چیز کو مشاہدہ کرنے سے محروم ہوگئی اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ جزیرہ وجود میں ہی نہیں۔ بلا شبہ جزیرہ کا وہاں ہونا یقینی طور پر ثابت ہے اور اسی مرحلے میں دیہاتی کی نظروں کا جزیرہ تک نہ پہنچنا بھی ثابت ہے۔ اس وجہ سے اب دیہاتی پوری طرح سے شک و شبہات کا شکار ہو گیا کیونکہ وہ حقیقت سے ناواقف ہے۔

''الیقین لا یزول بالشك۔''

ترجمہ: یعنی یقین شک سے زائل نہیں ہوتا۔ (قواعد فقہیہ)

اس قاعدہ سے بات واضح ہوگئی کہ دیہاتی کے شک سے جزیرہ کا حقیقت موجود ہونا زائل نہ ہوگا۔

اردو کی اہمیت

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين لهم فيضل الله من يشاء و يهدى من يشاء وهو العزيز الحكيم۔ (ابراہیم:۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے ہر رسول اُس کی قوم کی زُبان میں بھیجا کہ وہ انہیں

صاف بتائے پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہے جسے چاہے اور وہی عزت حکمت والا ہے۔

اس آیت کریمہ کی آپ جب تفسیر پڑھیں گے تو زبان کی اہمیت کے متعلق بات سمجھ آجائے گی۔ جب اللہ نے رسولوں کو مبعوث فرمایا تو اس قوم کی زبانیں بھی اللہ نے سکھا دیں، تاکہ اس کے رسول لوگوں تک اللہ کی بات آسانی سے پہنچا دیں۔ اور اسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام سکھا دیئے جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں ہے۔

وعلم اٰدم الاسمآء کلھا۔ (البقرہ:۳۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھا دیئے۔

اِن دونوں آیات کی تفسیر میں اگر آپ غور و فکر کریں گے تو بات واضح ہو جائے گی کہ کسی قوم کی زبان کی اہمیت کیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہاں ہمارے لیے نصیحت کے دروازے کھول دیئے ہیں تاکہ ہم اس کی حکمت کو سمجھ سکیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو وہ تمام چیزیں سکھا دیں اور انہیں اس قدر تیار کیا کہ جس سے لوگوں تک اللہ کا پیغام آسانی سے پہنچ جائے، وہ بھی خود اُن کی اپنی زبانوں میں۔ خصوصًا بر صغیر ہندو پاک میں مسلمانوں کے یہاں اردو زبان کثرت سے بولی جاتی ہے مگر جیسے ہی دن گذرتے گئے لوگوں کے اندر سے اُردو زبان کی اہمیت کم ہوتی گئی اور آج حالات

بہت کمزور ہو گئے ہیں اور اردو زبان مٹتی چلی جا رہی ہے۔ ہمیں اس پر غور و فکر کرنا پڑے گا۔ یہ رسالہ بر صغیر ہند و پاک کے اُن مسلمانوں کے لیے تحریر کیا گیا ہے جن کی مادری زبان اُردو ہے۔

جب میں نے یہ الفاظ اپنے قلم سے ادا کیے یعنی ”اردو کی اہمیت“ تو آپ یقین جانیے کہ مجھے اتنی تکلیف ہوئی جسے میں یہاں قلم بند نہیں کر سکتا۔ کیا زمانہ آگیا ہے اور ہم کیسے ماحول میں کس کے لیے جی رہے ہیں۔ ہماری مادری زبان جو بچپن سے ہم نے اپنے کانوں میں گونجتی محسوس کی تھی، آج یہ نوبت آگئی کہ اس کی اہمیت کے لیے کچھ تحریر کرنا پڑ رہی ہے۔ اللہ اکبر

بر صغیر ہند و پاک میں مسلمانوں کے یہاں کثرت سے بولی جانی والی زبانوں میں اردو ایک اہم مقام پر فائز ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہم لوگوں پر بہت بڑا کرم ہے کہ اس نے ہمیں ایسی ہستیوں سے نوازا جن کا فیض پوری دنیا میں آج بھی اپنی مثال آپ ہے۔ ایسے کئی اکابر علماء کرام اور شعراء عظام حضرات گزرے ہیں، جنہوں نے پوری زندگی اردو کے لیے وقف کر دی اور اس زبان کو زندہ رکھنے کی خاطر خود کو مٹا دیا۔ ہم لوگ آج کے اس دور میں اگر ان علماء کرام اور شعراء عظام کی تحریروں کو پڑھنے لگیں تو اندازہ ہو جائے گا کہ اردو کی اہمیت کیا ہے۔

گیسوئے اردو ابھی منت پذیر شانہ ہے

شمع یہ سودائی دل سوزی پر وانہ ہے

ہر قوم کی اپنی ایک پہچان ہوتی ہے اور وہ کسی بھی موقع پر اس کو ترک نہیں کرتی۔ ہندوستان میں کئی قومیں ہیں اور ہر کوئی اپنی تہذیب اور مادری زبان پر ڈٹ کر عمل کرتی ہیں۔ دوسری زبان کو سیکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی زبان کی اہمیت کو برقرار رکھتی ہیں۔ مگر مسلمانوں کی یہ سب سے بڑی کوتاہی ہے کہ ہم نے اردو سے تعلق کو بالکل مُنقطع کر لیا ہے، جس سے ہماری نسلیں اُردو سے محروم ہو رہی ہیں۔ جیسے میں نے پچھلے صفحات میں اس کا ذکر کیا تھا کہ یہ صرف ایک زبان نہیں بلکہ ہمارے جذبات، ہمارے نظریات، ہماری روحانیت اور ہماری معرفت کلام کا مجموعہ ہے۔ اور اس کے بغیر ہماری زندگی زندگی ہی نہیں۔ اب بھی وقت ہے ہم اس بات پر غور و فکر کریں اور اپنے آنے والی نسلوں پر رحم کریں تاکہ وہ اس نعمت سے محروم نہ رہ جائیں۔

مہرباں ہو کے بُلا لو مجھے، چاہو جس وقت
میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آبھی نہ سکوں

موجودہ دور کے والدین

قرآن کریم میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

یا ایھا الذین امنو قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ علیھا ملئکۃ غلاظ شداد لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یومرون۔ (التحریم:۶)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچائو جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرّے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔ (التحریم:٦)

اس آیت کی تفسیر میں صاحبِ صراط الجنان فرماتے ہیں:

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہاں مسلمان پر اپنی اصلاح کرنا ضروری ہے وہیں اہلِ خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت کرنا بھی اُس پر لازم ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور گھر میں جو افراد اس کے ماتحت ہیں اُن سب کو اسلامی احکامات کی تعلیم دے یا دلوائے۔ یونہی اسلامی تعلیمات کے سائے میں اُن کی تربیت کرے، تا کہ وہ بھی جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں۔

آگے چل کر بخاری شریف کی ایک حدیث نقل کرتے ہیں:

(1) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، چنانچہ حاکم نگہبان ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے اہلِ خانہ پر نگہبان ہے، اس سے اس کے اہلِ خانہ کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگہبان ہے، اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا، خادم اپنے مالک کے

مال میں نگہبان ہے، اس سے اس کے بارے میں سوال ہو گا، آدمی اپنے والد کے مال میں نگہبان ہے، اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا، الغرض تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال ہو گا۔ (تفسیر صراط الجنان، تحت سورہ: التحریم: ٦)

اس تفسیر کو پڑھنے کے بعد شاید کسی کے دل میں یہ اشکال پیدا ہو کہ اس آیت میں تو صرف دینی تعلیمات اور احکام شرعی کے متعلق نصیحت ہے، اس کا اردو زبان کی اہمیت سے کیا تعلق ہے؟ تو ان حضرات سے اتنی ہی گذارش کروں گا کہ آپ نے اس آیت کی گہرائی کو نہیں سمجھا، وہ اس لیے کہ آپ اس تفسیر کی جتنی گہرائی میں جاکر موجودہ حالات کا جائزہ لیں گے تو یہ نصیحت صرف دینی تعلیمات تک محدود نہیں بلکہ روزمرہ کی زندگی میں پیش آنے والے ہر عمل پر ثابت ہوگی۔ کیونکہ ہمیں دینی اعمال بھی اسی دنیا میں رہ کر مختلف حالات سے گذرتے ہوئے انجام دینا ہے۔ اگر آپ لفظ مختلف حالات پر توجہ دیں تو چند باتیں سمجھ آسکتی ہیں۔ تربیت جب بھی اولاد کی ہوگی اس کے لیے کئی چیزوں کی ضرورت پیش آئے گی، جس میں مال کے ساتھ ساتھ والدین کا وقت بھی لازم آتا ہے۔ کیونکہ صرف مال خرچ کرنے سے بچوں کی تربیت مکمل نہیں ہوتی۔ والدین کو چاہیے کہ اُن تمام اسباب کا جائزہ لیں جن سے بچوں کی تربیت کی جاتی ہے۔ جیسے گھر، اسکول، یونیورسٹی، مدارس، اساتذہ، دوست، مال، وقت، کتابیں،

وغیرہ وغیرہ۔ ان تمام چیزوں سے گذرنے کے لیے علم کی ضرورت ہے اور اس سے زیادہ ادب اور تہذیب کی ضرورت ہے۔ اور یہ تہذیب اور ادب ہمیں اللہ کے کلام اور پیارے نبی ﷺ کی سنّت کی پیروی سے ملتا ہے۔

جب آپ کلام اللہ اور سنت رسول ﷺ کو پڑھیں گے تو معلوم ہوگا کہ تمام کتابیں بُنیادی طور پر عربی زبان میں لکھی گئی ہیں اور علمائے کرام نے انھیں ترجمہ کی شکل میں دیگر زبانوں میں تحریر منتقل کیا ہے۔اب جن حضرات کے گھر میں اردو زبان بولی جاتی ہے وہاں کے لوگ اردو میں موجودہ تفاسیر اور دینی کتابوں سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔اسی طرح اپنے بچوں کی تربیت بھی کر سکتے ہیں کیونکہ مادری زبان کے ذریعے مشکل باتیں بھی آسانی سے دل و دماغ میں اُتر جاتی ہیں۔جس گھر میں اردو بولی اور لکھی نہیں جاتی تو وہ چند پریشانیوں کا شکار ہوجاتے ہیں، جیسے:

(۱) قرآن پاک کے صحیح تفاسیر و تراجم جو علمائے اہلِ سنت نے لکھے ہیں اُن سے محروم ہوجاتے ہیں اور اس کے بعد غیر معتبر وہابی و نجدی علماء کے تراجم جو انگریزی اور دیگر زبانوں میں موجود ہیں، اُن سے استفادہ کرکے اہلِ سنت کے عقائد و نظریات سے ہٹ جاتے ہیں۔

(2) عقائد باطلہ کی کتابیں خصوصًا ہندو پاک میں جتنی بھی لکھی گئیں وہ کثیر تعداد میں اردو میں ہی لکھی گئی ہیں۔ جب بچے اردو ہی نہیں جانتے تو ان باطل فرقوں کے

مجہول و کفریہ عقائد سے کیسے واقف ہوں گے ؟ اِس کی زندہ مثال ہمارے معاشرے میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ ہمارے بھولے بھالے سُنّی نوجوان حضرات اور بزرگ لوگ لا علمی کی بنیاد پر دیوبندی، وہابی اور غیر مقلدوں کی جماعتوں سے وابستہ ہیں، جن کا انہیں شعور بھی نہیں۔ کتابوں سے لگائو اتنا دور ہو گیا کہ آپ اُن کے سامنے وہ کفریہ اور گستاخانہ عبارات بھی پیش کریں تب بھی اُن کو کچھ فرق نہیں پڑتا۔ وہ اس لیے کہ شیطان نے اُن کے دلوں پر مہر لگادی ہے اور وہ کتابوں کو اُٹھا کر مطالعہ کرنا دشوار سمجھتے ہیں۔ وہ کتابوں سے اتنا دور ہو گئے کہ جو بھی بدمذہب کہے، اس کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اس سے بڑی جہالت کیا ہو سکتی ہے۔

(3) اہلِ سنت کے علماء جو اپنے قریب ہیں اور اردو کے علاوہ کوئی اور ولایتی زبان نہیں جانتے، اُن سے کس طرح فیض یاب ہوں گے ؟ اسی وجہ سے بہت سے لوگ مقامی علماء کی قدر کو نہیں سمجھ سکے بلکہ دوسرے ممالک سے انگریزی بولنے والے علماء کی طرف راغب ہو گئے اور معلوم بھی نہیں کہ وہ سُنّی ہے یا بدمذہب۔

(4) سینکڑوں مضامین ایسے ہیں جن کو علمائے اہلِ سنت نے اردو زبان میں تحریر فرمایا ہے، جس میں اسلام کی حقانیت اور حضور ﷺ کی شانِ نبوت، صحابہ و اہلِ بیت کے فضائل کس طرح روشن ہیں۔ ان تمام تصرفات سے ہماری نسلیں محروم ہو رہی ہیں۔

(5) بچپن میں ہم نے سُنا تھا کہ "قلم تلوار سے زیادہ طاقتور ہے" مگر اس کو آزمایا نہیں تھا۔ جب سے اس فقیر نے امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو پڑھنا شروع کیا، مجھے تجربہ ہو گیا کہ واقعی قلم تلوار سے زیادہ طاقتور ہے۔ امام اہلِ سنت کی تحریروں میں وہ کشش اور معرفت ہے جس سے عقائد اہلِ سنت واضح اور روشن ہو جا تے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کی تحریروں میں زیادہ کتابیں اردو زبان میں لکھی گئی ہیں۔ ہماری نسلوں کی ہلاکت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے اگر وہ اعلیٰ حضرت کو پڑھنے سے محروم رہ گئے۔ ہم سے بڑھ کر غافل اور بدنصیب شخص کون ہو سکتا ہے جس کی مادری زبان اردو ہو، اور وہ اردو سے محرومی کی وجہ سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں سے فیض یاب نہ ہو سکا۔ اللہ اکبر! اس کے ذمے دار بھی والدین ہیں۔

اس فقیر نے کثرت کے ساتھ ایسے والدین کو دیکھا ہے جو گھروں میں اردو بولتے ہیں مگر اُن کے بچوں سے اردو کا رواج ختم ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ اب اس گھر میں صرف اردو بولی جاتی ہے، لکھنا اور پڑھنا دونوں ختم۔ والدین نے بھی اس پر غور نہیں کیا۔ اُن کے لیے صرف بچوں کی پڑھائی انگریزی میں ہونا، اور اعلیٰ تعلیم کے بعد اچھی نوکری ملنا کافی ہے۔ والدین کی اس کوتاہی سے بچوں کے دین و دنیا دونوں برباد ہوتے ہیں۔ اور اللہ کے یہاں اس کے ذمہ دار والدین ہیں۔ آخرت میں اس کا سوال والدین سے ضرور ہو گا کہ انہوں نے اپنے بچوں کے لیے صحیح معنوں میں اسباب کا

خیال کیوں نہیں کیا؟ اب اردو بولنے والے تمام والدین سے میری دردمندانہ گذارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اردو پڑھائیں اور اردو میں تحریر کرنا سکھائیں۔ مجھے بہت افسوس ہوتا ہے جب کسی ڈاکٹر یا انجنیئر سے ملتا ہوں اور وہ کہتا ہے مجھے اردو لکھنے پڑھنے نہیں آتی اور میں یونیورسٹی سے گولڈ میڈلسٹ ہوں۔ اب غور کیجیے اُس کی آنے والی نسلوں کا کیا ہو گا؟ یہ والدین کی کوتاہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

موجودہ دور کے طلباء

موجودہ دور کے چند طلباء ایسے ہیں جن پر اللہ رحم کرے۔ انگریزی کا بھوت سر پر چڑھا رکھا ہے اور اُن کے نزدیک اردو کی کوئی اہمیت نہیں۔ یہ حضرات سمجھتے ہیں کہ اردو ایک بیکار زبان ہے، جس سے ان کا مستقبل کوئی کام کا نہ رہے گا، اس لیے اردو سے دور ہو گئے اور اس بات کو فخر سے کہتے ہیں کہ ہم انگریزی جانتے ہیں۔

کیا دکھ رہے سمندر کو بتا بھی نہیں سکتا
آنسو کی طرح آنکھ تک آ بھی نہیں سکتا
تو چھوڑ رہا ہے اس میں تیری خطا کیا
ہر شخص میرا ساتھ نبھا بھی نہیں سکتا

کتنے افسوس کی بات ہے کہ اردو ہماری مادری زبان ہونے کے باوجود ہماری نسلوں سے اردو لکھنے کا رواج ختم ہو رہا ہے۔ آخر وہ کونسی مجبوری پیش آ گئی ہے جس سے ہم

لوگ اردو سے محروم ہو رہے ہیں؟ نوجوانوں کے پاس کئی گھنٹے وقت ہے بازاروں میں گھومنے، کھیلنے، موبائل میں فیس بُک پر وقت برباد کرنے وغیرہ وغیرہ، مگر اُن کے پاس اردو سیکھنے کے لیے وقت نہیں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وقت تو ہے مگر اہمیت نہیں ہے۔ ایک دور تھا جب سہولتیں موجود نہیں تھیں مگر آج آپ گھر بیٹھے بیٹھے تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ بہت سارے آن لائن کورسیس بھی موجود ہیں، پھر بھی ہماری قوم اس محرومی سے باز نہیں آ رہی ہے۔ اگر کسی وجہ سے اسکول یا یونیورسٹی میں اردو داخلِ نصاب نہیں تو کیا ہوا؟ دوسرے اسباب بھی تو موجود ہیں، جس سے تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا یہاں کوئی بھی عذر پایا نہیں جا رہا ہے اور ہر طرف سے آسانیاں ہی آسانیاں ہیں، صرف کوتاہی ہمارے نوجوانوں کے دل و دماغ میں بیٹھ گئی ہے۔ بغیر کسی عذر کے اس طرح اردو سے محروم رہنا ہلاکت کے سوا کچھ نہیں۔

ما جاز لعذر بطل بزواله۔ (قواعد فقھیہ)

ترجمہ: جو کسی عذر کے سبب جائز ہو جائے تو اس عذر کے ختم ہوتے ہی باطل ہو جاتا ہے۔

اِس قاعدہ کی میں تھوڑی تشریح کر دیتا ہوں۔ دراصل بات یہ ہے کہ فقہی مسائل میں کسی عذر کے سبب کوئی چیز جائز ہو جائے اور جیسے ہی عذر ختم ہو جائے تو اس چیز کا جو پہلے جائز تھی اب باطل ہو گئی یعنی حکم بدل گیا۔ عذر کی وجہ سے جو چھوٹ تھی اب وہ

نہیں رہی۔ اس کی ایک آسان مثال یہ ہے ”پانی نہ ہونے کے عذر سے تیمّم جائز قرار دیا گیا ہے، لہٰذا پانی کی موجودگی میں یہ عذر زائل ہو جائے گا اور یہ تیمّم باطل ہو جائے گا“ اس کا مطلب یہ ہوا کے جب تک پانی کے اسباب موجود نہیں تھے تیمّم جائز تھا اور جیسے ہی پانی مل گیا اب تیمّم نہ رہا بلکہ وضو کرنا پڑے گا۔

اسی طرح اگر کوئی یہ سمجھے کہ اردو ہمارے تعلیم کے نصاب میں نہیں ہے اور پڑھائی نہیں جاتی، اس عذر کی وجہ سے ہم اردو سے محروم ہیں تو یہ بالکل قابلِ قبول نہیں ہے۔

لہٰذا اردو سے محروم ہونے والے حضرات سے میری گذارش ہے کہ وہ اپنی نسلوں کی پرواہ کرے اور تہذیب و ادب کو بر قرار رکھنے کے لیے اردو تعلیم حاصل کریں اور اپنے گھر والوں کو بھی اس کی ترغیب دیں اور علمائے اہل سنت کی تحریروں سے فیض یاب ہو جائیں۔ بے شک جو شخص یقین کے ساتھ اگر کسی جائز چیز کو پانے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کامیابی کے دروازے کھول دیتا ہے۔

ہر شیشہ ٹوٹ جاتا ہے پتھر کی چوٹ سے
پتھر ہی ٹوٹ جائے وہ شیشہ تلاش کر

اردو زبان سے بیزاری

دیگر زبانوں کے دبائو نے ہماری نسلوں سے اردو کو ختم کر دیا ہے۔ اس کی سب سے

بڑی زندہ مثال یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں اردو لکھنے اور پڑھنے کا رواج ختم ہوتا جارہا ہے۔ یہ صرف مدارس تک محدود رہ گیا۔ عموماً طور پر عوام نے اردو تحریر کرنے سے پرہیز کرلیا ہے، جس سے اردو لکھنے کا رواج دن بہ دن ختم ہورہا ہے۔ اپنی مادری زبان کو مٹا کر دوسری ولایتی زبانوں سے الفاظ کی بھیک تو مانگی جاسکتی ہے اور اُن کے دربار میں گھٹنے ٹیک کر نوکریاں تو پائی جاسکتی ہیں مگر اپنی اردو زبان کی جو فصاحت و بلاغت ہے، جو مٹھاس اور کیفیت ہے اُس کو کیسے حاصل کروگے؟

خدارا اپنی نسلوں پر رحم کریں۔ اردو ہماری تہذیب اور ادب ہے۔ اس فقیر نے کئی ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو جرمن، فرنچ، چائنیز وغیرہ زبانیں ہزاروں روپے خرچ کرکے سیکھ رہے ہیں اور اپنی مادری زبان اردو کو کوئی اگر مُفت میں بھی سکھائے تو سیکھنے کے لیے ہمارے نوجوان تیار نہیں۔

اردو سے قطع تعلق کا نتیجہ

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ (البقرہ:۱۹۵)

اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نصیحت فرماتا ہے کہ اے بندے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو، وہ بھی خود اپنے ہاتھوں سے۔ اس سے انسان کا ہر وہ عمل مراد لیا

جائے گا جس سے اُسے نقصان پہنچتا ہو، چاہے وہ کام دنیا کا ہو یا دین کا۔ اس کی کئی مثالیں ہیں۔ایک شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے، دوسرا شخص کئی گھنٹے میدان میں بیٹھ کر فضول باتوں میں وقت برباد کرتا ہے، شراب پیتا ہے اور جوا کھیلتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ہر وہ کام جس سے دنیا و دین کا نقصان ہو اُس سے بچنا لازم ہے۔اردو زبان کے متعلق بھی ہماری یہی صورت حال ہے۔اردو کو ترک کرنے کے بعد ہمارے بہت سے نوجوان بدعقیدگی کا شکار ہوگئے کیونکہ انہوں نے کوئی کتابیں پڑھی ہی نہیں تھیں اور نہ پڑھنے کی دلچسپی رکھتے تھے۔ اس ہلاکت کے ذمہ دار ان کے والدین ہیں۔ کالج اور یونیورسٹی میں جانے کے بعد ہمارے نوجوان ہر اُس گمراہ و بدعقیدہ حضرات کو سُننے لگے جو میٹھی میٹھی باتیں کرکے لوگوں کا ایمان برباد کرتے ہیں۔ ہمارے نوجوان حضرات بھی یہی چاہتے ہیں کہ ہر مسئلہ آسان ہوجائے اور فوراً دریافت ہوجائے، مگر اس کے لیے کتابوں کو اُٹھانا اور مطالعہ کرنا ان کے لیے وقت نہیں ہے۔ جو بھی سُن لیا بس حق سمجھ لیا اور گمراہ ہوگئے۔

اردو زبان سے قطع تعلق کے چند نتائج ملاحظہ کریں۔

(۱) اردو کی فصاحت وبلاغت اور اس کی اہمیت سے محروم ہوگئے۔

(۲) اپنی پہچان اور شناخت کو کھودیئے۔

(۳) تہذیب وادب ختم ہوگیا۔

(۴) گفتگو کرنے کا لب و لہجہ بدل گیا۔

(۵) اردو زبان میں دو سطریں لکھنا دشوار ہو گیا مگر انگریزی زبان میں پی. ایچ. ڈی اور وہ بھی گولڈ میڈلسٹ بن گئے۔

(٦) اکابر علماء کرام و شعراء جو گذر گئے اور جو حال میں موجود ہیں اُن کی اہمیت کم ہو گئی مقامی علماء کو چھوڑ کر پردیس سے علماء کو دعوت دے رہے ہیں۔

(۷) صوفیاء کرام، علماء کرام اور اکابرین کی وہ تصانیف جن میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی وحدانیت و جلالت، نبی کریم ﷺ کی رسالت و نورانیت، صحابۂ کرام، اہلِ بیت، تابعین و تبع تابعین کے فضائل بھرپور موجود ہیں، ان کے فیوض سے ہماری نسلیں محروم ہو رہی ہیں۔

(۸) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جیسے مجددِ اعظم کی تصانیف کو اگر نہیں پڑھا تو کیا پڑھا؟ عقائد اہلِ سنت اور ناموسِ رسالت پر جو کام اعلیٰ حضرت نے کیا ہے اُس کی کیا مثال ہو سکتی ہے؟ اردو سے محرومی کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں کثیر نوجوانوں کی جماعت اعلیٰ حضرت کی تصانیف سے محروم رہ گئی ہے۔ اس سے بڑھ کر ہماری نسلوں کے لیے اور کیا ہلاکت ہو سکتی ہے؟ اعلیٰ حضرت کے قلم کا مرتبہ ان شاء اللہ قیامت کے دن محشر کے میدان میں لوگ دیکھیں گے وہ اس لیے کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہدا کے خون کا وزن کیا جائے گا تو علماء کی

سیاہی شہداء کے خون پر غالب آجائے گی۔

ملک سُخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم
جس سمت آگئے ہو، سکّے بٹھا دیئے ہیں

(۹) اردو کو ترک کرنے کی بنیاد پر بد عقیدہ لوگوں کے کفریہ و مجہول عقائد سے نا واقف ہو گئے اور ان کے پیچھے اپنی نمازیں برباد کر رہے ہیں۔

(۱۰) اردو سے لاتعلقی کی بنا پر سوشیل میڈیا پر انگریزی زبان میں گفتگو کرنے والے بد عقیدہ علماء کی پیروی میں لگ گئے اور ان کے غلط بیانات کو آگے بھیج کر خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہیت کی طرف کھینچ کر لے گئے۔

آخری گذارش

(1) والدین سے گذارش ہے کہ وہ گھر میں اردو کے متعلق بے داری پیدا کریں۔ اپنے بچوں کو سمجھائیں کہ اردو کا سیکھنا کوئی ملازمت کے لیے نہیں بلکہ ادب اور تہذیب کے لیے ہے۔ اردو زبان کی اہمیت کو بتائیں۔ اکابر علماء اہلِ سنت اور شعراء کرام کی تصانیف کو بچوں کے آگے پیش کریں اور ہر وہ مثالیں پیش کریں جن سے بچوں کے دل میں اردو کی دلچسپی پیدا ہو۔

تمہارے حُسن کی تفصیل کون بتلائے
جو دیکھتا ہے وہ آنکھوں میں ڈوب جا تا ہے

(2) مجھے نہیں معلوم کہ اس تحریر سے کتنے لوگوں کو تکلیف ہوئی ہوگی جو اردو سے محروم ہیں۔ پھر بھی میں ذمّے داری کے ساتھ یہی کہوں گا کہ ہم لوگ خسارے میں ہیں اور اردو زبان ختم ہو رہی ہے اور اس کے ذمہ دار ہم سب لوگ ہیں۔ کسی غیر کا دل رکھنے کے لیے اپنوں کے ساتھ بغاوت کر رہے ہیں اور یہی کڑوا سچ ہے۔

بھری بزم میں راز کی بات کہہ دی
بڑا بے ادب ہوں سزا چاہتا ہوں

(3) میرے پیارے بھائی اور بہنو! اللہ کے لیے اپنی نسلوں پر رحم کرو۔ اور یہ عہد کر لو کہ ہم اپنے بچوں کو ضرور اردو پڑھائیں گے اور اعلیٰ درجہ میں تحریر کرنا بھی سکھائیں گے۔ تحریر ایک فن ہے جو ہر کسی کو میسر نہیں ہوتا۔ اگر ہم کوشش کریں گے تو ان شاء اللہ ہماری نسلوں میں ایسے مصنف پیدا ہو سکتے ہیں جو اپنے دور میں راج کریں گے اور اُن کا غلبہ پوری دنیا میں ہوگا۔

کہاں سے تو نے اے اقبال سیکھی ہے یہ درویشی
کہ چرچا بادشاہوں میں ہے تیری بے نیازی گا

(4) نوجوان حضرات سے گذارش ہے کہ وہ اردو سیکھیں۔ دنیاوی تعلیمات کے ساتھ ساتھ دینی تعلیمات بھی سیکھیں۔ اپنے آپ کو علمائے اہل سنت سے جوڑ لیں اور ان کی تصانیف کو پڑھنا شروع کر دیں۔ وہ کونسا فن ہے جس پر ہمارے علمائے اہلِ

سنت نے قلم نہیں چلایا؟ الحمدللہ سینکڑوں کتب ایسی ہیں جن میں دین و دنیا کے خزانے ملتے ہیں۔ اردو سے محرومی ان تمام کے فیوض سے محرومی ہے۔ برصغیر ہندو پاک کے لوگوں کے لیے اعلیٰ حضرت کی تصانیف کمال کی ہیں، جن سے پوری دنیا استفادہ کر رہی ہے۔ اگر ہم محروم ہو جائیں تو ہماری نسلیں بھی اس فن سے محروم ہو جائیں گی۔

خود کو منوانے کا مجھ کو بھی ہنر آتا ہے
میں وہ قطرہ ہوں سمندر میرے گھر آتا ہے

جو درد میرے دل میں ہے اس کو میں نے قلمبند کرنے کی کوشش کی ہے اور مجھے اُمید ہے کہ اس مضمون کو پڑھنے والے کئی حضرات بھی اس کیفیت سے گذریں گے۔ میں تمام والدین اور نوجوان حضرات سے یہی گذارش کروں گا کہ اردو کے لیے وقت دیں۔ علمائے اہلِ سنّت کی تصانیف کو اپنے گھر کی زینت بنائیں۔ اردو سے محبت کرنے کا حق ادا کریں اور دنیا کو بتا دیں کہ آج بھی ہمارے دلوں میں اردو کی اہمیت اور معرفت زندہ ہے۔ موجودہ دور کی صورتِ حال پر غور نہیں کریں گے تو ہماری نسلوں سے اردو مٹ کر رہ جائے گی۔ مخالفین بھی یہی چاہتے ہیں کہ اردو کو مٹا دیا جائے اور ہماری پہچان کو ختم کر دیا جائے۔

جاگ جائو! اب بھی وقت ہے۔ اتنی بھی غفلت اچھی نہیں جس سے ہماری نسلیں مٹ کر رہ جائے۔

اُصولوں پر جہاں آنچ آئے ٹکرانا ضروری ہے
جو زندہ ہو تو پھر زندہ نظر آنا ضروری ہے

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اردو کو پڑھنے، لکھنے اور اس کو ہماری نسلوں میں برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وما علینا الاّ البلاغ المبین۔

اور ہمارے ذمّہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا۔ (کنز الایمان: یٰس: ۱۷)

کبیر احمد شیخ

ہماری اردو کتابیں:

بہار تحریر (14 حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اذان بلال اور سورج کا نکلنا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج غوث پاک	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج نعلین عرش پر	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
مقرر کیسا ہو؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
غیر صحابہ میں ترضی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اختلاف اختلاف اختلاف	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
محرم میں نکاح	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
روایتوں کی تحقیق (تین حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
بریک اپ کے بعد کیا کریں؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک نکاح ایسا بھی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
کافر سے سود	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
میں خان تو انصاری	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
جرمانہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سفر نامہ بلاد خمسہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
منصور حلاج	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فرضی قبریں	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سنی کون؟ وہابی کون؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
رَضا یا رِضا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
786/92	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فتنہ گوہر شاہی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سلاسل میں بٹے ہوئے سنی کب ایک ہوں گے؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

کلام عبید رضا	پیشکش عبد مصطفی آفیشل
تحریرات لقمان	از قلم علامہ قاری لقمان شاہد
بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)	از قلم کنیز اختر
عورت کا جنازہ	از قلم جناب غزل صاحبہ
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام	از قلم عرفان برکاتی
اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)	از قلم عرفان برکاتی
مسائل شریعت (جلد 1)	از قلم سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا	از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی
مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں	از قلم علامہ وقار رضا القادری المدنی
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں	از قلم محمد ثقلین ترابی نوری
سفر نامہ عرب	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق	از قلم زبیر جمالوی
ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
علم نور ہے	از قلم محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے	از قلم محمد حاشر عطاری
مومن ہو نہیں سکتا	از قلم فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
ماہ صفر کی تحقیق	از قلم مولانا محمد نیاز عطاری

فضائل و مناقب امام حسین	از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر	از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال	از قلم مولانا محمد بلال ناصر
معارف اعلی حضرت	از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
نگارشات ہاشمی	از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
زر خانۂ اشرف	از قلم محمد منیر احمد اشرفی
حضرت خضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ	از قلم محمود اشرف عطاری مرادآبادی
ایمان افروز تحاریر	از قلم محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق	از قلم اسعد عطاری مدنی
رشحات ابن حجر	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد1)	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
درس ادب	از قلم غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
حق پرستی اور نفس پرستی	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
صحابہ یا طلَقاء؟	از قلم مبشر تنویر نقشبندی

روشن تحریریں	از قلم ابو حاتم محمد عظیم
تحریرات ندیم	از قلم ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی	از قلم ابن شعبان چشتی
اہمیتِ مطالعہ	از قلم دانیال سہیل عطاری
دعوت انصاف	از قلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات	از قلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
تحریرات ابن جمیل	از قلم ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
مسئلۂ استمداد	از قلم حمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
میرے قلم دان سے	از قلم احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1)	از قلم فیصل بن منظور
تحقیقات اویسیہ (جلد 1)	از قلم علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ	از قلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
رافضیوں کا رد	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
چھوتی بیماریاں	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
فتاوی کرامات غوثیہ	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی

خودکشی	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
مقالاتِ بدر (جلد 1)	از قلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
سردی کا موسم اور ہم	از قلم خالد تسنیم المدنی
ردناصر رامپوری	از قلم میثم عباس قادری رضوی
چشمۂ حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
کتابوں کے عاشق	از قلم محمد ساجد مدنی
عبد السلام نامی علما و مشائخ	از قلم (مفتی) غلام سبحانی نازش مدنی
التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب	از قلم شعیب عطاری جلالی
تحریر کی ضرورت و اہمیت	از قلم عمران رضا عطاری مدنی
دشمن صدیق و عمر	از قلم امام جلال الدین سیوطی
عرفان بخشش شرح حدائق بخشش	از قلم اعظمی مصباحی، ذیشان رضا امجدی
وسائل بخشش کا فکری و فنی جائزہ	از قلم شاعر عمران اشفاق
موسیقی فقہاے کرام کی عدالت میں	از قلم محمد بلال ناصر
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الآخرہ 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
مختصر مگر مفید	از قلم فیصل بن منظور
اللہ و رسول کے لیے لفظ عشق کا استعمال	از قلم جلال الدین احمد امجدی رضوی
شرح فقہ اکبر (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی

تلخیص نور المبین (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی
دینی تعلیم	از قلم علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
سیرت صدیق اکبر	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
فتاوی خادمیہ (جلد 1)	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
ذکر اویس قرنی	از قلم ملا علی قاری حنفی
اذان سحر	از قلم خلیل احمد فیضانی
قرآن کریم اور گلہ بانی	از قلم ابوالفواد توحید احمد طرابلسی
سیرت مدار اعظم	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
ایک گناہ سترہ گواہ	از قلم خالد تسنیم المدنی
بدعت اور ائمہ	از قلم حسان رضا راعینی
ایمان کی باتیں	از قلم محمد شاہ رخ قادری
بوقت رخصتی عمر عائشہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبیٰ مدنی
مسائل صراط الجنان (5 حصے)	از قلم خالد تسنیم المدنی
اصطلاحات فقہ (باعتبار حروف تہجی)	از قلم: محمد ندیم عطاری مدنی
مقالات ادروی	از قلم محمد سلیم انصاری ادروی
روزوں کے مسائل	از قلم محمد اویس رضا عطاری رضوی
تعارف شرف ملت	از قلم ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی
اہل باطل کا تحریری رد کیوں ضروری ہے؟	از قلم کبیر احمد شیخ

روزے کے متعلق عوامی غلط فہمیاں	از قلم محمد عبد السبحان عطاری مدنی
مسئلہ امکان کذب اور دیوبندیوں کی چالبازیاں	از قلم مشتاق احمد رضوی اورنگ آبادی
قرآنی سورتوں کا تعارف مع فضائل	از قلم غلام معین الدین قادری
اہل علم کے فضائل	از قلم اسامہ نعیم عطاری
ایمان افروز پچاس نصیحتیں	از قلم محمد شاہ رخ رضا قادری
الرسالۃ التصوف	از قلم قیس بن ڈاکٹر اظہر عطاری
بکھرے موتی	از قلم احمد صابر مدنی

AMO

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

enikah

niiii

BOOKS r

PS graphics

DONATE ♥

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

amo.news/blog

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

www.enikah.in

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **amo.news**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm

9102520764

BANK DETAILS

Account Details :

Airtel Payments Bank

Account No.: 9102520764

(Sabir Ansari)

IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate

اردو زبان

اور ہماری نسلیں

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.com**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

M O

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)